قرآنی دُعائیں

مُرتّبۂ

مولوی محمّد فاروق صاحب بی۔اے۔ ایچ۔سی۔ایس

شائع کردہ

عالمگیر تحریکِ قرآنِ مجید۔حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۶۱ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ
مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِؕ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسۡتَعِيۡنُؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَۙ
صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ
الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ

(اٰمِيۡن) پارہ ۱ - سورۃ ۱ - ترجمہ سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مربی
ہیں ہر ہر عالم کے جو بڑے مہربان ہیں نہایت رحم والے - جو مالک ہیں روز جزا کے -
ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواستِ اعانت کرتے ہیں -

فہرست مضامین

بترتیب نمبر ادعیہ

یہ جملہ کہا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ وہ عام حالات کیلئے بھی ایک اچھی دُعا ہے۔

۳ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

پارہ-۱ -سورۃ ۲ - رکوع ۸ - **ترجمہ**۔ اے میرے پروردگار اس جگہ کو ایک آباد شہر بنا دیجئے امن وامان والا اور اس کے بسنے والوں کو پھلوں سے بھی عطا کیجئے۔ اُن کو جو کہ اِن میں سے اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں۔

توضیح۔ یہ کعبہ کا اور اُس کی تعمیر کا قصہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب تعمیر کعبہ کا آغاز کیا تو ایک ایسی دعا سے آغاز کیا جو توکّل کی مثال ہے اور جس کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی کہ لفظ لفظ اللہ نے پورا کر دکھایا

۴ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا

بتلا دیجئے ہم کو رستہ سیدھا ۔ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے۔
نہ رستہ اُن لوگوں کا جن پر آپ کا غضب کیا گیا ہے اور نہ اُن لوگوں کا جو رستے سے گم ہوگئے۔

توضیح ۔ قرآن میں سب سے زیادہ عظمت سورۂ فاتحہ کی ہے ۔ اِسے قرآن کا لُبِ لباب کہا گیا ہے ۔ یعنی جو احکام قرآن میں ملتے ہیں اُن کا اس میں بالاجمال ذکر ہے۔ یہی باتیں احکامِ شرع کے لئے متن ہیں ۔ خدا نے اس سورۃ میں بتا دیا ہے کہ کیا دعا مانگی جائے ۔ چنانچہ نماز کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا واجب ہے ۔ شافعی مذہب میں امام کے ساتھ مقتدی بھی اسے پڑھتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ حکیم کے سے گنجِ معرفت کی ابتداء ایسی ہی پُر عظمت اور جامع سورۃ سے ہوئی تھی ۔

۲ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ پہلا پارہ

سورۃ ۲ ۔ رکوع ۷ ۔ **ترجمہ** پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اس سے کہ جہالت والوں کا سا کام کروں ۔

توضیح ۔ حضرت موسٰی علیہ السّلام کی قوم میں کسی کو قتل کر دیا گیا قومِ بنی اسرائیل نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ قاتل کو معلوم کرا دے اِس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کی جائے اس کا گوشت مقتول کے جسم پر مارا جائے وہ زندہ ہوا اور اپنے قاتل کو بتا کر پھر مر گیا ۔ اس دوران میں حضرت موسٰی کی بنی اسرائیل سے جو باتیں ہوتی رہیں اور اُن کی نادانی اور جاہلی کی سی بحث پر حضرت موسٰی نے

کی رہبری کی۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے دو جُزو تھے ایک یہ کہ وادیٔ غیر ذی زرع میں جو عمارت تعمیر ہوئی وہاں ایک آباد شہر بنے امن و امان والا شہر ہو۔ اور وہاں پھلوں کی افراط ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چاہِ زمزم نے وہاں آبادی بسادی اور خانۂ کعبہ احترامِ عام حاصل کرسکا۔ مکّہ معظمہ میں نفسِ انسانی کو امن وسکون حاصل ہونے کا سرچشمہ قائم ہوگیا۔ پھر پھلوں کی بھی فراوانی ہوئی۔ طائف سے جو پھل آتے ہیں اُس کے علاوہ دنیا بھر کی ہر شئے وہاں خشکی اور تری کے راستوں سے آنے لگی اور دوسرے جزو کو جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ ظاہر ہے حقیقت میں دعا کے خلیل لفظ بہ لفظ مقبول ہوئی۔

۵ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پارہ ۲۔ سورۃ ۲۔ رکوع ۲۴

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بہتری عنایت کر اور آخرت میں بھی بہتری دیجئے اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے۔

توضیح۔ اللہ تعالیٰ حج سے متعلقہ احکام کی تعلیم کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب حج سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ تم آبا و اجداد کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر اللہ کا ذکر کرو۔ بعض آدمی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم کو دنیا میں سب مل جائے ایسوں کو آخرت میں حصّہ نہیں۔ اور بعض

وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۟

پارہ ۱ - سورۃ ۲ - رکوع ۱۵ - ترجمہ اے ہمارے پروردگار (یہ خدمت) ہم سے قبول فرمائیے۔ بلاشبہ آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا اور زیادہ مطیع بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک ایسی جماعت پیدا کیجئے جو آپ کی مطیع ہو اور نیز ہمیں ہمارے حج (عبادات) کے احکام بھی بتلا دیجئے۔ اور ہمارے حال پر توجہ رکھیئے تحقیق آپ ہی ہیں توجہ فرمانے والے اور مہربانی کرنے والے۔ اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر اُن ہی میں سے ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو اُن لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور اُن کو آسمانی کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کریں۔ اور اُن کو پاک کر دیں تحقیق آپ غالب القدرۃ اور کامل الانتظام ہیں۔

توضیح - اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی دعا قبول فرمائی تعمیر کعبہ کے صلے میں اولادِ ابراہیم سے نبی آخر الزماں سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا۔ ساری دنیا کو آپ نے علم و حکمت سکھائی اور راہِ حق

۷ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

پارہ - ۳ - سورۃ ۲ - رکوع - ۳۹ - ترجمہ - سنا ہم نے اور مانا ہم نے (تیرا ارشاد) ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار اور تیری ہی طرف ہم سب کو لوٹنا ہے۔

توضیح - سورۂ بقرہ کا خاتمہ جس رکوع پر ہوا ہے اس میں کی یہ ایک دعا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین اس تعلیم پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ایمان لے آئے اللہ کو اور فرشتوں کو کتابوں اور انبیا کو بھی مان لیا اور انہوں نے کہا کہ سنا ہم نے اور مانا ہم نے تیرا ارشاد ہم تیری بخشش چاہتے ہیں تیرے ہی طرف ہم کو جانا ہے۔ اس کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ نے کسی کو مکلف نہیں کر دیا ہے وہ اپنے آپ طاقت اور اختیار رکھتا ہے ثواب اسے اسی امر کا ملیگا جس کو وہ ارادہ سے کرے اور عذاب بھی اسی پر ہوگا جو اس کے ارادے سے سرزد ہوا اور اس کے بعد اپنی رحمتِ کاملہ سے مزید دعائیہ کلمات ارشاد فرماتا ہے۔

۸ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

ایسے بھی ہیں کہ جو دین اور دنیا دونوں کی بہتری طلب کرتے ہیں اور عذابِ دوزخ سے بھی دور رہنے کی دعا کرتے ہیں ایسے لوگوں کو دونوں جہاں میں بڑا حصہ ملے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کہدیا ہے کہ محض دنیا کی طلب گاری ٹھیک نہیں اور ساتھ ہی ایک جامع دعا بھی بتادی ہے کہ جو سب معنی پر حاوی ہے احادیث میں بھی اس دعا کا بڑا رتبہ آیا ہے۔ بات بھی صاف ہے۔ الحمد للہ کہ مذہبِ اسلام دین اور دنیا دونوں کے لئے بہترین راہِ عمل ہے۔

۶ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ پارہ ۲۔ سورۃ ۲۔ رکوع ۳۲

ترجمہ۔ اے پروردگار ہم پر صبر نازل فرما اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ہم کو اس کافر قوم پر غالب کر۔

توضیح۔ جالوت فلسطین کا بت پرست بادشاہ اور بڑی طاقت و قامت والا سپاہی تھا۔ طالوت بنی اسرائیل کا سردار حکمِ الٰہی سے مقرر ہوا تھا۔ مقابلہ میں داؤد علیہ السلام نے جو اس وقت نوجوان تھے اور بکریاں چراتے تھے اپنے گوپھن سے اسے ہلاک کیا۔ طالوت نے ان کو اپنا داماد بنایا بعد میں وہی سردار قوم بنے اور یہ دعا اسی مقابلے کی یادگار اور بنی اسرائیل کی فتح کا باعث بنی

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا سن لینے اور مان لینے سے سروکار رکھا اور ایسی دعا بھی تلقین فرمائی کہ جس میں خدا کے رحم وعفو کو خوب لجاجت سے چاہا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ بھی حکم آگیا کہ مقدور سے باہر چیز کی تکلیف نہیں ارادہ کرے اور عمل میں نہ لاوے تو حساب نہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔

۹ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پارہ ۳۔ سورۃ ۳۔ رکوع ۱۔

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہم کو راہ دکھائی اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت (خاصہ) عطا فرمائیے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار تحقیق آپ اکٹھا کرنے والے ہیں تمام لوگوں کو اس دن کہ جس میں ذرا شک نہیں اور تحقیق اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

توضیح۔ اللہ تعالیٰ کتابِ حکمت نازل فرما چکا۔ جن لوگوں کے دلمیں

مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفۃ وَاغْفِرْ لَنَا وقفۃ وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پارہ ۳۔ سورۃ ۲۔

رکوع ۸ ۔ ترجمہ ۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر مواخذہ مت کر اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں۔ اے ہمارے پروردگار اور ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیج کہ جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر تو نے بھیجا تھا اے ہمارے رب اور ہم پر کوئی بار نہ ڈال کہ جس کے سہار کی ہم کو طاقت نہ ہو اور درگذر کر ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہے ہمارا دوستدار پس ہم کو کافرین کی قوم پر غالب کر۔

توضیح ۔ اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو باتیں تمہارے نفس میں ہیں خواہ ان کو ظاہر کر دیا پوشیدہ رکھو اللہ اس کا محاسبہ کرے گا ۔ یہ بات ایسی تھی کہ اس سے خود صحابہ کرام کو بڑا رنج ہوا ۔ یہود نے شاید خوشیاں منائیں سرکار رحمت آپ علیہ التسلیم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا اللہ کے حکم کو مان لو اور یہود و نصاریٰ کی طرح انحراف نہ کرو اللہ رحم کریگا۔ اسی پر بعد کی آیتیں نازل ہوئیں آنحضرت اور صحابہ کی تعریف آئی ہے کہ انہوں نے

کرتے ہیں اور اخیر شب میں اٹھ اٹھ کر گناہ کی معافی چاہتے ہیں۔

۱۱ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

پارہ۔۳۔سورہ۔۳۔رکوع۔۴۔ ترجمہ۔اے پروردگار میرے میں نے نذر مانی ہے تیرے واسطے اس بچّے کی جو میرے شکم میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جائے گا۔پس قبول کر مجھ سے اس کو۔بیشک آپ خوب سننے والے خوب جاننے والے ہیں۔

توضیح۔ حضرت مریم کی والدہ عمران کی بیوی نے حالتِ حمل میں اس وقت کے دستور کے مطابق منّت مانی تھی کہ اس نومولود کو والدین کے حقوق سے آزاد کر کے ہمیشہ عبادت کیلئے مخصوص کر دینگے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو عجیب طرح کی قبولیت دی۔عمران کی بیوی کو توقع ہوگئی کہ لڑکا ہوگا لیکن لڑکی پیدا ہوئی اور ایسی لڑکی کہ جن کی ذات سے اللہ تعالیٰ کا ایک کرشمہ قدرتِ کاملہ کا ظہور میں آنا تھا۔

۱۲ رَبِّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ پارہ۔۳۔سورہ۔۳۔رکوع ۴ —

کجی ہے وہ ایسی چیزیں اس میں سے اختیار کرتے ہیں کہ جو تشابہ معنی رکھتی ہیں دین میں شورش ڈالنے اور غلط مطلب نکالنے سے غرض ہوتی ہے۔ البتہ وہ کہ جو علم دین میں پختہ اور فہیم ہیں وہ اجمالاً اس پر یقین لے آتے ہیں کہ یہ سب پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ایسے ہی لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں اور ان لوگوں کی یہ دعا ہوتی ہے تاکہ اُن کا قیام راستی اور ہدایت پر رہے۔ سچ بھی یہ ہے کہ اس دنیا میں کتنی گمراہیاں انسان پر گذرتی ہیں کہ جب اس کو پروردگار جلّ شانہ ہی اپنی رحمت سے راہِ راست پر رکھتا ہے۔ ایسے حالات میں یہ دعا مقبول ہوتی ہے پھر سلامتی ہے۔

۱۰ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پارہ ۳۔ سورہ ۳۔ رکوع ۲۔ ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجئے اور ہم کو عذابِ دوزخ سے بچا لیجئے۔

توضیح۔ اللہ تعالیٰ اپنے پرہیزگار بندوں کو بشارت دیتا ہے کہ تروتازہ جنت، اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اُن کے لئے ہے۔ اور پھر خود ہی ان بزرگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس طرح کی دعا کرتے رہتے ہیں وہ صابر و صادق ہوتے ہیں فروتنی کرتے ہیں مال راہِ خدا میں خرچ

زکریا جب سوال کرتے کہ یہ میوہ کہاں سے آیا تو وہ فرماتی تھیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا وہ جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق عطا کرتا ہے اس پر حضرت زکریا نے بھی بہ تقاضائے فطرت اولاد کیلئے دعا کی چنانچہ وہ قبول ہوئی لیکن جب ملائکہ نے بشارت دی کہ دعا قبول ہوئی تمہیں اللہ تعالیٰ ایک صالح پرہیزگار نبی ہونے والا لڑکا عطا فرماتا ہے تو اُن کو تعجب بھی ہوا کہ میں ٹھیرا بوڑھا میری بی بی بوڑھی بانجھ عورت ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسی طرح ہو جائیگا۔ چنانچہ حضرت یحییٰ تولد ہوئے علیہا السّلام۔

۱۰ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ پارہ۔۳۔ سورہ۔۳۔ رکوع ۵۰۔

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے اُن چیزوں پر جو تونے نازل کیں اور پیروی اختیار کی ہم نے رسول کی پس ہم کو اُن لوگوں کے ساتھ لکھدے جو تصدیق کرتے ہیں۔

توضیح۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے جب اپنی تبلیغ شروع فرمائی تو عام انکار ہوا تب آپ نے مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ (کون ہے راہِ خدا میں میرا مددگار) کا اعلان کیا اور اس پر آپ کے حواری نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (ہم رہے مدد دینے والے اللہ کے دین کے

ترجمہ۔ اے میرے پروردگار میں اُس کو اور اُس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود سے۔

توضیح۔ حضرت مریمؑ کی والدہ نے بعد از وضعِ حمل لڑکی کی ولادت پہ کہا کہ اے پروردگار مجھے لڑکی تولد ہوئی اس سے آپ بھی خوب واقف ہیں لڑکی لڑکے کے مانند نہیں میں نے لڑکی کا نام مریم رکھا اور اب اس لڑکی کو اور اس کی اولاد کو شیطان کے خلاف تیری حفاظت میں دیتی ہوں۔ یہ اور اس سے اوپر کی دعا ایک حاملہ عورت کی دعا ہے جسے بفضلہ قبولیت حاصل ہوئی چنانچہ اس آیت کے بعد ہی مذکور ہے فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا پس قبول کیا رب نے اس کے اس کو بوجہ احسن اور عمدہ طور پر ان کو نشو و نما دی۔

۱۳ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ پارہ ۳۔ سورہ ۳۔ رکوع ۴۔

ترجمہ۔ اے میرے پروردگار عنایت کر مجھ کو اپنے پاس سے خاص کوئی اچھی اولاد تحقیق آپ بہت سننے والے ہیں دعا کے۔

توضیح۔ حضرت زکریا کو حضرت مریم کی تربیت سپرد ہوئی تھی حضرت مریم پر اللہ تعالیٰ کی عنایات تھیں بے موسم کا میوہ ان کے پاس رہتا تھا حضرت

نیکوکاروں سے محبت ہے۔

۱۶ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

پارہ ۴ ۔ سورہ ۳ ۔ رکوع ۱۹ ۔ **ترجمہ** ۔ اے ہمارے پروردگار تو نے اس (زمین و آسمان) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ پاکی تجھ کو ہے پس بچا لے ہم کو عذاب دوزخ سے ۔ اے ہمارے پروردگار تو جس کو دوزخ میں

ایمان لائے ہم اور گواہ رہیئے کہ ہم مطیع ہوئے) کہتے ہوئے ساتھ ہولئے اور پھر
یہ دعا کیگئی جو اوپر درج ہے۔

١٥ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پارہ ۔۴ ۔سورہ ۔۳ ۔رکوع ۔۱۴ ۔**ترجمہ** ۔اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں اور ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافر لوگوں پر غالب کر۔

توضیح ۔جنگ اُحد میں خبر اُڑی تھی کہ سرکارِ دو عالم شہید ہو گئے ۔بعض مسلمانوں کے دلوں میں تزلزل ہو گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ محمد رسولؐ اللہ ہیں آپ سے بھی پہلے بہت رسول ہو چکے ہیں ان کا انتقال ہو چکا کیا سرکار کا انتقال ہو جائے تو لوگ پھر جائیں گے ۔اگر لوگ پھر بھی جائیں تو خدائے تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں ۔بہت سے نبی گذر چکے ہیں کہ جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا نہ انہوں نے ہمّت ہاری نہ انکا زور گھٹا اور نہ وہ دب گئے ۔اللہ کو ایسے ہی مستقل مزاج والوں سے محبّت ہے وہ لوگ زبان سے بھی کہتے تھے تو وہ دعا کہتے تھے جو اوپر مذکور ہے پھر ارشاد ہے کہ پس دیا اللہ نے دین اور دنیا کا ثواب ان کو اللہ کو ایسے ہی

ایقان راسخ ہوتا ہے ۔

۱۷ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ پارہ ۵ ۔سورہ ۔ ۴ ۔رکوع ۔ ۹

ترجمہ ۔اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو کھڑا کر ۔ اور ہمارے لئے غیب سے کسی حامی کو بھیج ۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا تو جہاں اجرِعظیم اور ثوابِ کثیر کا وعدہ فرمایا ، وہاں یہ بھی فرمایا کہ تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم ان چند کمزوروں کی خاطر جہاد نہ کرو جن کی دعا ہے کہ ہماری کفار سے خلاصی ہو چنانچہ یہ اُن لوگوں کی دعا ہے جو مکّہ سے ہجرت نہ کر سکے تھے ۔ اور اپنے اقربا کے ظلم سہہ رہے تھے ۔

۱۸ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ

داخل کرے اس کو واقعی تو نے رسوا ہی کر دیا۔ اور ظالموں کے واسطے کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہمنے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے منادی کر رہے تھے کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار پھر ہمارے گناہوں کو بھی معاف فرمادے اور ہماری بُرائیاں ہم سے دور کر اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ (کی طرح) موت دے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ چیز بھی دے جس کا ہم سے تو نے اپنے پیغمبروں کی معرفت وعدہ کیا ہے۔ اور ہم کو قیامت کے روز رسوا نہ کر۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو اس جملے سے شروع کرتا ہے۔ زمین و آسمان کی پیدائش اور دِن رات کی آوک جاوک میں جو دلائل ہیں وہ اہل عقل کیلئے (کافی) ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ وہ قیام وقعود کی حالت میں اور نیز لیٹے ہوئے بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش سے متعلق غور و فکر کرتے ہیں، کہ تو نے ان کو بے کار نہیں بنایا اور دعا کرتے ہیں۔ اس دعا کے ختم پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس قبول کیا ان کی درخواست کو ان کے پروردگار نے کیونکہ وہ کسی کے عمل کو بھی اکارت نہیں کرتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے مظاہرِ قدرت سے اپنی توحید اخذ کرنے اور مسئلہ توحید باری تعالیٰ پر غور و فکر کرنے کی اہمیت ظاہر کرتا ہے واقعہ یہ ہے کہ عبادت کے ساتھ تفکر بھی ضرور ہے اسی سے

۱۹ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پارہ-۸۔سورہ-۷۔رکوع-۱

ترجمہ- اے پروردگار ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر بڑا ظلم کیا اور اگر تو ہماری خطا معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو واقعًا ہم ٹوٹا پانے والوں میں ہو جائینگے۔

توضیح۔ جب حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ تخلیق فرما چکا اور حضرت حواؑ کو بھی اُن کی ہمدمی کے لئے پیدا کیا پھر ان دونوں کو جنّت میں رہنے کا حکم ہوا اور تاکید ہوئی کہ ایک درخت کے پاس نہ جائیں اور اس کا پھل نہ کھائیں شیطان کہ جسے حضرت آدم کو سجدہ کرنے کے حکم کی تعمیل نہ کرنے اور اس غرور میں کہ وہ شعلۂ نار کا بنا یا ہوا ہے اور پتلۂ خاکی کو سجدہ نہیں کرسکتا درگاہِ ربّ العزت جلّ شانہ سے راندا گیا تھا کسی نہ کسی طرح جنّت میں آتا ہے اور حضرت حواؑ سے کہہ کر حضرت آدم کو شجرِ ممنوعہ تک جانے اور اس کا پھل کھانے کا سامان کر ہی دیتا ہے۔ اس پر باریِ تعالیٰ ندا کرتا ہے کہ کیا ہم نے تم دونوں کو اس درخت سے منع کیا تھا اور یہ نہ بتا دیا تھا کہ شیطان تمھارا دشمن صریحی ہے۔ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ اس پر کہنے لگے کہ واقعی ہم نے نقصان کرلیا اور اب تو معاف نہ کرے تو پھر ہم بے ٹھکان اور برباد ہو جائیں گے۔ اس اعترافِ گناہ کے بعد اللہ نے

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ پارہ ۷ ۔ سورہ ۵۔

رکوع ۱۵۔ ترجمہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے (اور) ہم میں جو اول ہیں اور آخر میں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہووے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہم کو رزق عطا کر اور تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

توضیح ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حوارئین نے پوچھا تھا کہ کیا ہم پر آسمان سے کھانا آسکتا ہے ۔ حضرت نے ان کو جتلایا کہ ایمان اور تقویٰ سے سروکار رکھو اللہ کو مت آزماؤ ۔ اس پر انہوں نے اپنے اطمینان کی افزایش و یقین کی پختگی کے لئے پھر بھی اصرار کیا ۔ اور چنانچہ حضرت نے دعا فرمائی ۔ کہتے ہیں کہ وہ خوان اُترا اور بعد میں ناشکری اور عدول حکمی کے باعث بند ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس دعائیہ آیت کے بعد جو ارشاد باری ہے کہ میں کھانا نازل کرونگا مگر ناحق شناسی ہوگی تو ایسا عذاب کروں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں کسی کو نہ دونگا تو مانگنے والے خاموش ہو رہے ۔ بعض کا قیاس ہے کہ حضرت عیسےؑ کی دعا کا اثر تھا کہ اُن کی امت میں مال سے آسودگی ہمیشہ رہی ۔ اب وہ ناشکری کریں اور حق شناسی سے سروکار نہ رکھیں تو شاید عذاب بھی زیادہ ہوگا ۔ بہرحال یہ دعا حصولِ برکت اور فراوانیٔ رزق کی استدعا پر مشتمل ہے ۔

۲۱ لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

پارہ ۹ سورہ ۷۔ رکوع ۱۸۔ ترجمہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بالکل گئے گزرے ہوں گے۔

توضیح حضرت موسیٰ کی قوم جب فرعون کے لشکر کے غرقِ بحر ہونے کے بعد اس گرد و نواح کی مالک ہوگئی تو پھر حضرت موسیٰ کو ایک چلّے کے لئے پروردگار جل شانہ نے ایک پہاڑ (کوہ طور) پر عبادت کے لئے حکم دیا۔ جس دوران میں انہوں نے رَبِّ اَرِنِیْ کا نعرہ لگایا اور لَنْ تَرَانِیْ کا جواب سنا۔ اس چلّے کے دوران میں حضرت ہارون معاملات کے ذمّہ دار بنائے گئے تھے۔ ان کی قوم میں ایک آدمی سامری تھا۔ اس نے ان کے پاس سے روپے سونے کو لے کر ایک بچھڑا بنا ڈالا اور اس کے منہ میں حضرتِ جبرئیلؑ کے نقشِ قدم کی خاک ڈال دی وہ جاندار ہو کر بولنے لگا مگر بنی اسرائیل کو اس سے نہ تو کچھ ہدایت ہو سکتی تھی نہ وہ ان سے یارائے کلام رکھتا تھا۔ بہرحال بنی اسرائیل اس کی پرستش کرنے لگے۔ اصل میں حضرت موسیٰ کو چلّے کا حکم ہوا ہی اسی لئے کہ احکامِ شریعت عطا ہوں۔ اس دوران میں بنی اسرائیل کو کچھ خیال آیا کہ کس کی عبادت کرنی چاہئے ایسے میں سامری نے یہ شیطانی کام کر دکھایا تو وہ سب ادھر رجوع ہوگئے۔ پھر جب حضرت موسیٰ واپس ہوئے اور ان کو خبر دی کہ قوم نے گمراہی اختیار کی تو اس حالت میں یہ جملہ دعائیہ اُن سے ادا ہوا۔

دونوں کو زمین پر اتار دیا اور ان کو اور ان کی ساری اولاد کو وہیں زندگی بسر کرنے وہیں مرنے اور وہیں سے جئے جانے کو مقرر فرما دیا۔۔۔

۲۰ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○

پارہ ۹ ۔ سورہ ۷ ۔ رکوع ۱۴ ۔ **ترجمہ** ۔ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالتِ اسلام پر نکال ۔

توضیح ۔ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے معجزے (عصائے موسیٰ اور یدِ بیضا) دیکھ کر ہزارہا ساحروں کو جمع کیا تھا۔ انھوں نے بھی کچھ سانپوں کو نکالا اس پر حضرت موسیٰ کا عصا اژدھا بن کر ان سب کو نکل گیا۔ ساحروں پر یہ وقوعِ حق اس درجہ اثر آفریں ہوا کہ سب پکار اُٹھے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہم ایمان لائے ربّ العالمین پر اور موسیٰ اور ہارون کے رب پر فرعون ان پر غصّہ کرنے لگا کہ میری اجازت کے بغیر تم نے ایسا کیا اور دھمکانے لگا کہ تمہارے ہاتھ پیر کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ لیکن ساری جماعت جواب دیتی ہے کہ کچھ پروا نہیں ہم سب مر کر اپنے مالک کے پاس ہی لوٹیں گے۔ ہم نے کام ہی کیا کیا سوائے اس کے کہ اپنے رب پر اُن نشانیوں کو دیکھ کر جو ہم پر ظاہر ہوئیں ایمان لے آئے اور یہ دعا کرتے ہیں کہ ثابت قدم رہنا نصیب ہو۔ چنانچہ بہ کمالِ تسلیم و رضا وہ سب شہید ہوتے ہیں ۔

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ پارہ ۔ ۹ ۔ سورہ ۔ ۹ ۔ رکوع ۱۹

ترجمہ ۔ اے میرے پرور دگار اگر تو چاہتا تو مجھ کو اور ان کو اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا کیا تو ہم سے چند بے وقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دیگا ۔ نہیں مگر یہ تیری طرف سے ایک آزمایش ہے ۔ جس کو تو چاہے گمراہ کرے اور جسکو چاہے ہدایت پر قایم رکھے ۔ تو ہی ہمارا خبر گیر ہے ہم پر مغفرت اور رحمت فرما ۔ آپ سب سے بہترین معافی دینے والے ہیں اور لکھ دے ہم لوگوں کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نیک حالی ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں ۔

توضیح ۔ اپنے چلے سے واپس آنے کے بعد حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے ستر آدمی چنے اور اپنے ساتھ ان کو لے گئے ۔ ان سرداروں نے یہ نادانی کی کہ جب تک ہم متکلم کو نہ دیکھیں کلام پر یقین نہ کریں گے ۔ اس پر بجلی گری اور وہ سب ہلاک

۲۲ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ پارہ ۹۔ سورہ ۷۔ رکوع ۱۸

ترجمہ ۔ اے میرے پروردگار میری خطا معاف فرما اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ۔

توضیح ۔ جب حضرت موسیٰ نے قوم کو گمراہ دیکھا تو اپنے بھائی سے بازپرس کی ۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ گمراہ اپنے وفورِ ضلالت میں مجھے بے حقیقت سمجھ رہے تھے اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں ۔ مجھے تم ان ظالموں کے ساتھ مت خیال کرو ۔ اس پر حضرت موسیٰ نے یہ دعا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد کی آیات میں فرمایا کہ جن لوگوں نے گوسالہ پرستی اختیار کی ان پر اللہ کا غضب ہوگا ۔ افترا باندھنے والوں کو سزا ہوگی ۔ جنہوں نے گناہ کیا وہ پھر توبہ کریں اور ایمان لے آئیں تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے ۔ سامری کا چنانچہ یہ بُرا حال ہوا کہ وہ دن رات بھٹکتے پھرتا تھا اور کسی کے ہاتھ لگانے کی اسے تاب نہ تھی گو درد سے لاچار رہتا تھا ۔

۲۳ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ

وَاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝

پارہ ۱۱۔ سورہ ۱۰۔ رکوع ۹۔ ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار بلاشبہ تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگانی میں آرائش اور مال دیا ہے تاکہ وہ تیری راہ سے گمراہ کر دے اے ہمارے رب اُن کے مال کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو اور زیادہ سخت کر دے۔ یہ لوگ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ عذاب الیم دیکھ لیں۔

توضیح۔ اوپر جو دعا حضرت موسیٰؑ کو جناب باری تعالیٰ سے ہدایت ہوئی کہ اپنی قوم کو عبادت کا حکم کریں۔ اور اہلِ ایمان کو بشارت بھی دی گئی۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کے ضمن میں یہ دعا فرعون اور اس کے سرداروں کے خلاف کی کہ جو قبول فرمائی گئی۔ چنانچہ اگلی آیت میں اس کا تذکرہ ہے۔

۲۶ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

ہو گئے اس پر حضرت موسیٰؑ نے اس عنوان سے دعا فرمائی اور خود کو بھی اس میں شامل کر دیا۔ آخر دعا قبول ہوئی اور وہ لوگ پھر جلائے گئے۔ بہرحال حضرت موسیٰؑ نے اپنے قوم کے لئے بہت کچھ دعائیں فرمائی ہیں اور بہت موقعوں پر انکی نادانی اور جہالت کے خمیازے بھگتنے سے اُن کو سفارش کر کے بچایا ہے۔ علیہ السلام۔

۲۴ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پارہ ۔۱۱۔ سورہ ۔ ۱۰۔ رکوع ۔ ۹۔ **ترجمہ** ۔ ہمنے اللہ پر ہی توکل کیا۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کا تختۂ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کے صدقے ان کافروں سے نجات دے۔

توضیح ۔ جنابِ موسیٰؑ فرعون نے ساحری کے جو سامان کئے تھے اس پر جب نصرت حاصل کر چکے تو اب مناسب تصوّر فرمایا کہ قوم کو فرعون کی دسترس سے دور لے چلیں۔ اِس ضمن میں انہوں نے اپنی قوم کو یہ ہدایت فرمائی کہ اے میری قوم اگر تم سچے دل سے اللہ پر ایمان لا چکے ہو تو سوچ بچار ترک کرو بلکہ اسی پر توکل کرو اگر تم فرمانبردار ہو اس پر قوم نے جو جواب دیا وہ اس دعا میں دیا۔

۲۵ رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجَاهِلِیْنَ ۝ پارہ ۱۲-۵ - سورہ ۱۲ - رکوع ۴-

ترجمہ۔ اے میرے پروردگار اُس چیز سے کہ جس کے لئے یہ عورتیں مجھ کو بلا رہی ہیں مجھ کو قید ہونا بہت محبوب ہے اور اگر تو اِن کے مکر سے مجھ کو نہ پھیرے گا (نہ بچائے گا) تو میں ان کی طرف جُھک جاؤں گا اور نادانی کا کام کر بیٹھوں گا۔

توضیح۔ جناب یوسف علیہ السّلام اپنے حُسنِ خداداد سے عزیزِ مصر کی بی بی کے خرمنِ ہوش پر بجلی گرا دیتے ہیں وہ آپ کو بند حویلی میں لے جا کر حرفِ مطلب زبان پر لاتی ہے۔ ایسے میں تائیدِ الٰہی سے دلیلِ ربّانی کا آپ کو خیال آتا ہے اور آپ حویلی سے باہر نکل آتے ہیں۔ عزیزِ مصر ایسی حالت میں آپ کو دیکھتا ہے کہ آپ آگے ہیں اس کی بی بی آپ کا تعاقب کر رہی ہے اور آپ کا دامن پیچھے سے چاک ہے وہ آپ پر اُلٹا الزام لگاتی ہے مگر تائیدِ غیبی سے ایک دودھ پیتا لڑکا دامن کے پیچھے سے چاک ہونے کے امر پر آپ کو بے قصور ٹھیراتا ہے کہ اس طرح آپ کا تعاقب کیا جانا ثابت ہوتا ہے۔ یہ واقعہ جہاں کا وہاں ختم نہیں ہوتا۔ اہلِ مصر میں چرچے ہونے لگے کہ ایک

پارہ ۱۲ - سورہ - ۱۱ - رکوع - ۴ - **ترجمہ** - اے میرے پروردگار میں اس امر میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کی درخواست تجھ سے کروں کہ جس کی مجھ کو خبر نہ ہو اور اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمادے گا تو میں بالکل ہی تباہ ہو جاؤں گا۔

توضیح - جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کی حالت سے تنگ آکر بددعا فرمائی اور طوفان آگیا تو جو کشتی آپ نے بنائی تھی اس میں اپنے کافر بیٹے کو بھی جگہ دینی چاہی - وہ نادان اپنے بل بوتے پر رہا کہ میں تیر کر پہاڑ پر پناہ لونگا اتنے میں ایک موج آئی اور اُسے بہالے گئی حضرت نوحؑ نے بہ مقتضائے فطرت جنابِ باری میں عرض کی کہ تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی سلامتی کا وعدہ کیا تھا یہ تو میرا بیٹا ہے اور ڈوبا جا رہا ہے - پروردگار جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ اپنے اعمالِ ناشائستہ کی وجہ تمہارے اہلی میں شمار نہیں کیا جاسکتا کہ جو ایمان کی دولت پا چکے ہیں - مجھ سے ایسی چیز کی درخواست نہ کرو جس کی تم کو خبر نہ ہو - میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے نادان نہ بنو - اس پُر عظمت و ہیبت ارشاد پر جناب نوحؑ نے بہ طورِ معذرت یہ دعا فرمائی - یہیں سے یہ سبق عبرت حاصل ہوتا ہے کہ نسب کام نہیں آئیگا - اعمال حسنہ ضرور ہیں۔

۲۷ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ

۲۸ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

پارہ ۱۳۔ سورہ ۱۲۔ رکوع ۔۱۱ ۔ **ترجمہ**۔ اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو سلطنت کا حصہ دیا اور مجھ کو خوابوں کی تعبیر کرنا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی ہے میرا کارساز دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مجھ کو پوری فرماں برداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے اور مجھکو صالح بندوں کے ساتھ ملادے۔

توضیح۔ جب حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں پر اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور آپ کے والدین مصر تشریف لے آئے اور رویائے یوسف کی تعبیر اس طرح ہوئی کہ آپ کے سب بھائیوں نے آپ کا سجدۂ تعظیمی ادا کیا تو حضرت یوسف نے یہ کہتے ہوئے کہ تحقیق میرا رب جو چاہتا ہے اس کی بڑی عمدہ تدبیر کرتا ہے بلاشبہ وہ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔ شکر گزاری سے یہ دعا فرمائی۔

۲۹ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَ

غلام پر عزیز مصر کی بی بی نے اپنا یہ حال کیا۔ اپنے الزام کا چرچا سن کر عزیز مصر کی بی بی ایک ضیافت کا سامان کرتی ہے۔ تمام امیروں کی بیبیاں مدعو ہوتی ہیں۔ دعوت میں میوے اور چھریاں رکھی جاتی ہیں اور ایسے وقت حضرت یوسفؑ کو باہر لایا اور سامنے کیا جاتا ہے کہ اُن کے ہاتھوں میں چھریاں تھیں حسنِ خداداد سے دم بخود اور سراسیمہ ہو کر وہ اپنے ہاتھ زخمی کر لیتی ہیں اور پکار اٹھتی ہیں کہ اللہ کو پاکی سزاوار ہے یہ تو آدمی نہیں فرشتہ ہے۔ عزیز مصر کی بی بی اب اُن سے کہتی ہے کہ بہ یک نظر جب یہ حال تمہارا ہو گیا تو پھر میرا حال کیا ہو گا کہ جس کے روبرو آٹھوں پہر یہی جلوہ ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہے کہ اسنے اب تک اپنے آپ کو تھام رکھا ہے لیکن اگر میرا کہنا نہ کریگا تو جیل خانہ جائے گا۔ روایت ہے کہ پھر ساری محفل حضرت یوسفؑ کو کچھ سمجھانے اور کچھ رجھانے لگیں کہ زوجۂ عزیز مصر کی طرف توجہ کریں یا اُن میں سے بھی کسی کو عزت دیں۔ یہ تریا چرتر ایسا تھا کہ حضرت یوسفؑ نے یہ دعا مانگی اور باریِ تعالیٰ کے حول و قدرت سے نصرت چاہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا سامان کر دیا۔ فرماتا ہے کہ اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کر لی اور اُن عورتوں کے مکر سے اُن کو محفوظ کر دیا۔ بیشک وہ بڑا دعاؤں کا سننے والا اور احوال جاننے والا ہے۔ بہر حال یہ دعا اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی نے ازراہِ عصمت مآبی فرمائی تھی اور اپنی آپ نظیر ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پارہ ۱۳۔ سورہ ۱۴۔ رکوع ۶۔ **ترجمہ**۔ اے میرے پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دیجئے۔ اور مجھ کو اور میرے فرزندوں کو بتوں کی عبادت سے بچائے رکھیے۔ اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہتیرے آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔ پھر جو شخص میری راہ پر چلے گا تو وہ میرا ہے ہی اور جو شخص (اس بات میں) میرا کہنا نہ مانے سو آپ تو کثیر المغفرت اور کثیر الرحمت ہیں۔ اے ہمارے رب میں اپنی اولاد کو آپ کے باحرمت گھر کے قریب ایک میدان میں جو زراعت کے قابل نہیں آباد کرتا ہوں۔ اے ہمارے رب تاکہ وہ لوگ نماز کو قائم کریں۔ پس تو کچھ لوگوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور رزق دے ان کو میووں کا تاکہ وہ شکر کریں۔ اے ہمارے رب تحقیق تو جانتا ہے جو چھپاتے ہیں ہم اور جو ظاہر کرتے ہیں ہم اور اللہ تعالیٰ کے اوپر کچھ بھی پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے جس نے مجھ کو عطا کئے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق۔ تحقیق میرا پروردگار دعا کا خوب سننے والا

بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ
الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ
وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى
الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

۳۱ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۷۔ رکوع ۹۔ **ترجمہ** اے میرے پروردگار مجھے خوبی کے ساتھ (مقامِ محمود میں) پہنچائیو اور خوبی کے ساتھ لے جائیو اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دیجیو جس کے ساتھ نصرت ہو۔

توضیح ۔ روایت ہے کہ مشرکین مکّہ نے حضرت صلعم سے کہا تھا کہ جس طرح حجرِ اسود ایک پتھر ہے ویسے ہی ہمارے بت بھی ہیں۔ اگر کعبہ میں آکر حجرِ اسود کو ہاتھ لگانا ہو تو بتوں کو ایک مرتبہ ہاتھ لگائیے اللہ تعالیٰ نے بذریعۂ وحی آپ کو ثابت قدم رکھا۔ اس کا تذکرہ اس رکوع کے پہلے ہے۔ اس رکوع کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آفتاب ڈھلنے کے بعد سے رات کا اندھیرا ہونے تک نمازیں ادا کیجئے۔ اور صبح کی نماز بھی۔ نیز تہجد بھی کسی قدر رات رہے وقت پڑھنے کا حکم ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود میں جگہ دے گا۔ آپ یوں دعا فرمائیں چنانچہ یہ دعا تعلیم ہوئی اور اس کے بعد یہ فرمایا گیا کہ کہہ حق آیا اور باطل گیا گذرا ہوا اور تحقیق باطل گم ہوجانے والا ہے۔ بہرحال یہ دعا پروردگار جل شانہٗ نے اپنے پیارے نبی کو

ہے ۔اے میرے پروردگار مجھ کو نماز قائم رکھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی۔اے میرے پروردگار اور میری دعا قبول کر۔اے رب میرے مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

توضیح ۔حضرت ابراہیمؑ نے بنائے کعبہ کے موقع پر جو دعا کی تھی وہ اس سے پہلے سورہ بقرہ کے پندرھویں رکوع میں مذکور ہوچکی یہاں خاص سورۂ ابراہیم میں بھی زیادہ تشریح کے ساتھ وہی مضمون دہرایا گیا ہے ۔

۳۰ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

پارہ ۱۵ ۔سورہ ۱۷ ۔رکوع ۳ ۔ **ترجمہ** ۔اے میرے پروردگار ان دونوں (میرے والدین) پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے بچپن میں مجھے پالا پرورش کیا ہے۔

توضیح ۔اس رکوع کی ابتدا اس طرح اللہ نے فرمائی ہے ۔تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اُس کے کسی کی عبادت مت کرو اور تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔پھر فرمایا کہ بڑھاپے میں اُن کو کبھی اُف بھی نہ کہو اور نہ جھڑکو اور ان سے خوب ادب سے بات کرو اور اُن کے ساتھ شفقت سے انکساری سے رہو اور یوں دعا کرتے رہو۔چنانچہ یہ دعا تعلیم فرمائی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس دعا کو ہر مسلمان کا وِرد کرنا عین سعادت ہے ۔

توضیح ۔ اصحابِ کہف کا قصہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور جن کی ہدایت میں اللہ نے اور ترقی دی تھی اور ان کے دل مضبوط کر دئے وہ دین میں پختہ ہو کر کہنے لگے تھے کہ ہمارا رب آسمان و زمین کا خالق ہے الخ یہ دعائیہ جملہ ان سے ادا ہوا ہے ۔

۳۴ اَللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۔ پارہ ۱۵ ۔ سورہ ۱۸ ۔ رکوع ۵ ۔ **ترجمہ** ۔ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا ۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک مالدار شخص کے دو لڑکوں کا قصہ بیان کیا ہے ایک نے تدبیر سے دنیا درست کر کے آسودہ گذران شروع کی اور دوسرے نے مال سارا راہِ خدا میں خرچ کر کے قناعت اختیار کی ۔ دونوں میں ایک روز گفتگو ہوئی ۔ مالدار نے کہا کہ میرے پاس تجھ سے مال و عزّت زیادہ ہے ۔ دیکھ تو بھی میرے باغ کس قدر سرسبز ہیں شاید ہی یہ برباد ہوں اور ان سے مجھ کو افادہ ہوگا ۔ قیامت آنے کا میں قائل نہیں پھر اگر قیامت بھی آجائے تو بھی میں اچھا ہی رہوں گا ۔ دیندار بھائی نے کہا کہ تو اس طرح اس ذاتِ پاک سے کفر کرتا ہے جس نے تجھ کو مٹی سے اٹھایا

ایک آزمایش کے موقع پر تعلیم فرمائی۔ اور بہت اچھی طرح سے اس کا وِرد ایسے مواقع پر ہوسکتا ہے تاکہ اللہ کی تائید حاصل ہو۔

۳۲ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۸۔ رکوع ۱۔

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنے پاس سے رحمت اور ہمارے لئے اس کام میں بھلائی کا سامان کر۔

توضیح۔ اصحابِ کہف ایک بت پرست بادشاہ کی اہل ایمان رعایا تھے اور انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تھی۔ غار میں داخل ہوتے وقت ان کی یہ دعا ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سالہاسال تک ان کو وہاں سلائے رکھا پھر اُٹھایا اور پھر سُلا دیا۔

۳۳ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا۔ پارہ ۱۵۔ سورہ ۱۸۔ رکوع ۲۔ ترجمہ۔ ہمارا پروردگار تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم تو اس کو چھوڑ کر کسی معبود کی عبادت نہ کریں گے۔ کیونکہ اس صورت میں ہم نے بڑی ہی بے جا بات کہی۔

کوئی معاون مقرر کر دے۔ یعنی ہارون کو کہ میرے بھائی ہیں۔ اُن کے ساتھ میری قوت مضبوط کر دے۔ اور ان کو میرے اس (تبلیغی) کام میں شریک کر دے تاکہ ہم دونوں تیری بہت پاکی بیان کریں اور تیرا خوب کثرت سے ذکر کریں۔ تحقیق تو ہے ہم کو دیکھنے والا۔

توضیح۔ جب حضرت موسیٰؑ مدین سے اپنی اہلیہ کو لے کر مصر واپس ہو رہے تھے راستے میں سردی کی کثرت سے آگ کی ضرورت ہوئی۔ دور سے انہوں نے ایک شعلہ دیکھا اور اس رخ پر چل نکلے۔ جب قریب گئے تو ندا آئی اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ۔ اس ملاقات ربانی میں ان کو معجزہ عصا و ید بیضا عطا ہوا اور نبوت کا منصب ملا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس موقع پر یہ دعا فرمائی تھی۔ پروردگار جل شانہٗ نے فرمایا کہ تمہاری ہر درخواست منظور کی گئی ؎ خدا کی دین کا موسیٰؑ سے پوچھیے احوال ÷ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

۳۶ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

پارہ ۱۶۔ سورہ ۲۰۔ رکوع ۶۔ **ترجمہ**۔ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے

توضیح۔ جبرئیلؑ جب قرآن لاتے حضرت صلعم اس کو جلد جلد یاد فرمانے لگتے۔ اللہ تعالیٰ نے اطمینان دلایا کہ اللہ تعالیٰ کا مرتبہ بہت بلند ہے قرآن پڑھنے میں اسکے نازل ہونے سے پہلے عجلت نہ فرمایئے اور یہ دعا فرمایئے چنانچہ اس کا آپ ورد فرماتے تھے۔

۳۷ (رَبِّ) اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ

اور نطفے سے بڑھایا ۔ میرا تو عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور اس کے ساتھ میں کسی کو شریک نہیں ٹھیراتا۔ اس گفتگو کے بعد دوسری صبح سارا باغ برباد ملا۔ اب مالدار مالک نے کفِ افسوس ملا کہ کاش میں نے بھی شرک نہیں کیا ہوتا۔

اس حال میں شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں یہ جملہ ہر وقت زبان پر رہے تو خوب ہے

۳۵ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ هٰرُوْنَ أَخِي ○ اُشْدُدْ بِهٖ أَزْرِيْ ○ وَأَشْرِكْهُ فِيْ أَمْرِيْ ○ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ○ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ○

پارہ ۱۶ ۔ سورہ ۲۰ ۔ رکوع ۲ ۔ ترجمہ ۔ اے رب میرے میرا حوصلہ فراخ کر دے اور میرا یہ کام آسان فرما دے اور میری زبان پر سے بستگی (لکنت) ہٹا دے ۔ تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں اور میرے واسطے میرے اہل میں سے

ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ اور اس طرح ان کو اپنے شکم میں رکھا جیسا کوئی شکم مادر میں رہتا ہے اس وقت حضرت یونسؑ کا ورد اس دعا پر تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس قبول کیا ہم نے ان کی دعا کو اور نجات دی اُن کو اس غم سے اور اسی طرح ہم اور ایمان والوں کو بھی ذکرب و بلا سے نجات دیتے ہیں۔

۳۹ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

پارہ ۱۷۔ سورہ ۲۱۔ رکوع ۶۔ **ترجمہ** اے میرے پروردگار مجھ کو اکیلا مت چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔

توضیح۔ حضرت زکریاؑ کی یہ دعا عطائے فرزند کے لئے تھی۔ سورہ آل عمران میں بھی ایک جگہ ذکر آچکا ہے۔

۴۰ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ پارہ ۱۸ سورہ ۲۳۔

رکوع ۲۔ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو مدد دے انہوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے۔

توضیح۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے کہ جب آپ اپنی اُمت کے راہ راست پر آنے سے ناامید ہوگئے۔

۴۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

الرّٰحِمِیْنَ ۔ پارہ ۱۷۔ سورہ ۲۱۔ رکوع ۶۔ ترجمہ:۔ اے رب میرے، مجھ کو یہ تکلیف ستا رہی ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

توضیح۔ حضرت ایوبؑ کا صبرِ عظیم کئی طرح پر آزمایا گیا تھا۔ مال و منال اولاد سب جاتے رہے اور آپ خود ایک مرضِ صعب میں مبتلا ہو گئے سب نے کنارے کر دیا۔ صرف ایک بی بی تیمار داری کو رہ گئیں ایسی حالت میں آپ نے یہ دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اُن کی دعا قبول کی اور اُن کو جو تکلیف تھی اس کو دور کر دیا، پھر سے مال و منال اور اولاد کی نعمات بھی حاصل ہو گئیں۔

۳۸ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

پارہ ۱۷۔ سورہ ۲۱۔ رکوع ۶۔

ترجمہ:۔ نہیں کوئی مستحقِ عبادت و باعثِ استعانت سوا تیرے تجھ کو ہی پاکی سزاوار ہے میں بے شک قصوروار ہوں۔

توضیح۔ حضرت یونسؑ نے اپنی قوم کے لئے عذاب کی دعا کی تھی۔ اس قوم کو ہدایت ہوئی اس نے عذاب کے آنے سے پہلے ہی دعائیں کر کے عذاب ٹلا دیا۔ اس پر حضرت یونسؑ کبیدہ ہو کر چل دئیے۔ ایک جگہ دریا پار کرنا تھا۔ طوفان آگیا لوگوں نے کہا کشتی میں کوئی بھگوڑا غلام ہے انہوں نے کہا کہ یہ میں ہی ہوں پھر قرعہ میں بھی اُن کا نام آیا اور آخر انہیں سمندر میں گرا دیا گیا۔

فرمائی ہے۔ تذکرہ کفار کے مرنے کے بعد جی اُٹھنے اور روز جزا سے انکار کے متعلق ہے۔ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کی بدی کا دفعیہ اچھے برتاؤ سے کر دیجئے

۴۳ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ پارہ ۱۸ سورہ ۲۳ - رکوع ۶

ترجمہ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

توضیح یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ گذشتہ دعا کے ساتھ ہی تلقین فرماتا ہے۔

۴۴ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پارہ ۱۸ - سورہ ۲۳ - رکوع ۶ -

ترجمہ اے میرے پروردگار ہم ایمان لے آئے تجھ پر پس ہم کو بخش دیجئے اور ہم پر رحمت فرمائیے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالے ہیں۔

توضیح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزِ قیامت کو جن کا پلہ ہلکا ہوگا وہ اللہ سے کہیں گے کہ اے رب ہمارے ہم پر اپنی بدبختی غالب آئی تھی۔ اور ہم گمراہ ہوئے اے پروردگار ہم کو اب اس جگہ سے نکال۔ اگر ہم پھر گناہ کریں تو پھر تحقیق ہم ظالم

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ پارہ ۱۸۔ سورہ ۲۳۔ رکوع ۲۔

ترجمہ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے ہم کو کافر لوگوں سے نجات دی اور کہا اے میرے پروردگار مجھ کو زمین پر برکت کے ساتھ اتاریو اور آپ سب اتارنے والوں سے اچھے ہیں۔

توضیح۔ حضرت نوحؑ نے جب امت کے لئے بد دعا فرمادی تو اُن کو کشتی بنانے کا حکم ہوا تاکہ طوفان میں اس میں ٹھکانا ہو اور ساتھ ہی دعا بھی تلقین فرمائی گئی۔

۴۲ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ پارہ ۱۸۔ سورہ ۲۳۔ رکوع ۶۔ ترجمہ اے میرے پروردگار جس عذاب کا ان کافروں کو وعید ہو رہا ہے اگر آپ مجھ کو دکھلا دیں تو مجھے کو ان ظالم لوگوں میں شامل نہ فرما۔

توضیح۔ سورۂ مؤمنوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا اپنے حبیب پاک کو تعلیم

پارہ ۱۹ - سورہ ۲۵ - رکوع ۶ ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار ہم سے عذابِ دوزخ دور رکھ کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے اور جہنّم بے شبہ بہت بُری جگہ ہے اور بُرا مقام

توضیح - اِس جگہ اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کی تعریف کرتا ہے کہ وہ جہالت کی باتوں کو سن کر رفع شر کی بات کہتے ہیں - اور راتوں کو سجود و قیام میں لگے رہتے ہیں - جہنّم سے الحذر کرتے ہیں اور اس طرح کی دعا کا ورد رہتا ہے - خرچ میں افراط و تفریط سے اُن کو سروکار نہیں ہوتا اپنے اِلٰہ حقیقی کے سوا کسی کو معبود نہیں ٹھیراتے - ناحق خون نہیں کر ڈالتے - زنا نہیں کرتے - بیہودہ باتیں نہیں کرتے بیہودہ مشغلوں میں دخل دیئے بغیر گذر جاتے ہیں - اللہ کے احکام کی اطاعت میں بہرے اور اندھے نہیں ہو جاتے اور نیز یہ بھی دعا کرتے ہیں (آگے کی دعا وہی ہے)

۴۷ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا - پارہ ۱۹ سورہ ۲۵ رکوع ۶ - ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں میں ٹھنڈک عطا فرما (اُن سے راحت دے) اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا کردے -

رہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی درِ توبہ بند ہونے کے بعد کی دعا کے جواب میں فرمائے گا کہ اس جہنّم میں پڑے رہو اور بکواس مت کرو۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ جب دعا کرتا تھا تو ان کا مذاق کرتے تھے آج ان کے صبر کا ان کو بدلہ عطا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ دعا وہی دعا ہے۔

۴۵ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

پارہ ۱۸۔ سورہ ۲۳۔ رکوع ۶۔ ترجمہ۔ اے میرے پروردگار میری خطائیں معاف کر اور رحم فرما۔ تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

توضیح ۔ سورہ مومنون کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی شان بہت عالی ہے اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے یا اس سے استعانت چاہی جائے۔ وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرے کہ جس کے معبود ہونے پر اس کے نزدیک کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہو گی اور (اے نبیؐ) آپ یوں کہا کرو اور پھر یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے۔

۴۶ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا○

فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ

ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ

خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا

وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ

فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۔

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا

تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

پارہ ۱۹ - سورہ ۲۶ - رکوع ۵ - ترجمہ - سب تعریفیں اللہ کو ہی
ہیں جو پروردگار ہے ہر ہر عالم کا جس نے مجھ کو پیدا کیا اور پھر وہی مجھ کو

توضیح گویا اس دعا میں حسنِ معاشرت کی طرف اشارہ ہے۔ ہر ذی اولاد کے لئے یہ دعا کس درجہ جامع ہے۔ آگے فرماتا ہے کہ ایسے عباد الرحمٰن کو بہشت میں بلند و بالا جگہ ملتی ہے۔ یہ بسبب ان کی ثابت قدمی کے ساتھ اطاعت کے اور اُن پر فرشتے تحیات اور دعا کرینگے وہاں ہمیشہ رہینگے کہ جو بہت اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔

۴۸ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۔ إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۔

پارہ ۱۹ ۔سورہ ۲۶ ۔رکوع ۳ ۔ ترجمہ ہم کو بلاشبہ اپنے مالک کے پاس لوٹنا ہے۔ تحقیق ہم کو امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا اس واسطے کہ ہم ایمان لانے والوں میں اول ہیں۔

توضیح ۔حضرت موسیٰؑ کا فرعون کے جمع کئے ہوئے ساحروں سے جب مقابلہ ہوا تو وہ حضرتؑ کے اژدہے کے معجزے کو دیکھ کر تائب ہو کر ایمان لائے فرعون نے ان کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں تو ان حق پرستوں نے اس دعائیہ جملے میں جواب صاف دے دیا۔

۴۹ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، الَّذِي خَلَقَنِي

۵۰ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○ پارہ ۱۹ سورہ ۲۶۔ رکوع ۹۔ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے اہل کو اس کام (کے وبال) سے جو یہ کرتے ہیں نجات دے۔

توضیح۔ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کے افعال سے تنگ آکر یہ دعا فرمائی تھی اور چنانچہ سوائے ان کی بیوی کے جو اُن کی قوم کی بھیدی تھی ان کو اور انکے اہل کو اللہ نے فرشتوں کے ذریعے خبر دے کر عذاب سے پہلے ترک وطن کرنیکا حکم دیدیا تھا۔

۵۱ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

پارہ ۱۹۔ سورہ ۲۷۔ رکوع ۲۔ ترجمہ۔ اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو نعمت کہ تو نے عطا کی مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور (توفیق دے مجھ کو کہ) میں نیک عمل کروں جو تجھ کو پسند آئے اور داخل فرما مجھ کو اپنی رحمت کے ساتھ اپنے صالح بندوں میں۔

راہ دکھاتا ہے اور مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں

تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے اور جو مجھ کو موت دیگا اور پھر بروزِ قیامت

جِلائے گا اور جس سے مجھ کو امید ہے کہ میری خطائیں یومِ قیامت کو

معاف کر دے گا۔ اے میرے پروردگار مجھ کو حکمت عطا فرما اور شامل کر

مجھ کو صالحین کے ساتھ اور واسطے پچھلوں کے میری زبان (تعلیم) راستی

کی کر۔ اور مجھ کو جنّت نعیم کے مستحقین میں سے کر۔ اور معافی عطا فرما میرے

باپ کو (کیونکہ وہ گمراہوں سے تھا) اور جس روز سب زندہ ہو کر اٹھیں گے

مجھ کو رسوا مت کر۔ اُس دن کہ جب نہ مال نفع دے گا اور نہ بیٹے مگر

ہاں جو کہ لائے گا اللہ کے پاس قلبِ سلیم (کفر و شرک سے پاک دل)

توضیح ۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دنیا میں توحید کا اجتہاد

چاند سورج تاروں کے طلوع وغروب کو دیکھ کر فرمایا تھا۔ آپ کی یہ دعا

بھی نہ صرف دعا ہے بلکہ خدائے وحدہٗ لاشریک کی تعریف و توصیف بھی

ہے اِن آیات کی ابتدا فانّھم عدولی الّا رب العالمین سے ہوتی

ہے وہاں الحمد للہ رب العالمین کی عبارت کی جائے اور درمیاں

میں انہ کان من الضالین کو قوسین میں لاکر تلاوت نہ کی جائے

تو پھر یہ دعائے ابراہیم ایک ایسی دعا ہو جاتی ہے کہ جس کا روز ورد کیا

جاسکتا ہے۔

(تحقیق تو بڑا غفور و رحیم ہے)

توضیح ۔حضرت موسیٰؑ کو فرعون نے اپنی بی بی آسیہ کی سفارش سے اس وقت سے کہ جب آپ صندوق میں بہتے اس کے محل پر آلگے تھے بیٹا بنا کر پالا تھا۔ بڑے ہو کر ایک مرتبہ بازار میں ایک اسرائیلی اور ایک قبطی کو لڑتے دیکھ کر آپ نے قبطی کو ایک مُکّا مارا تھا کہ اس کا کام تمام ہو گیا۔ آپ نے اس پر توبہ فرمائی۔ آپ کے الفاظ اسی حد تک ہیں قوسین کی عبارت اللہ تعالیٰ نے بہ طور الگ جملے کے فرمائی ہے اور فاغفرلی کے بعد فغفرلہ بھی مذکور ہے اور انہ ھوالغفورالرحیم درج ہے فغفرلہ کے حذف اور ضمائر کی تبدیلی سے وہ ایک اچھی دعا ہو جاتی ہے۔

۵۴ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۔ پارہ ۲۰ سورہ ۲۸ ۔رکوع ۲ ترجمہ اے میرے پروردگار چونکہ آپ نے مجھ پر انعام کیا۔ اس لئے میں ہرگز گناہگاروں کا پشتیبان نہ بنوں گا۔

توضیح ۔حضرت موسیٰ کی اوپر والی دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے غفور و رحیم ہونے کے ثبوت میں انہیں معاف فرما دیا۔ تو پھر حضرت موسیٰ نے اظہار شکر اس طرح سے فرمایا۔

توضیح ۔ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم طاقت و اقتدار عطا فرمایا تھا۔ جنات اُن کے تابع تھے ہوا پر ان کی حکومت تھی اُن کے لشکر کی آمد دیکھ کر چیونٹیوں کی بھیڑ میں سے ایک نے دوسروں سے کہا کہ جلد اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو اُن کا لشکر تم کو روند ڈالے حضرت سلیمانؑ جانوروں کی بولی بھی جانتے تھے اسکو سُن کر بے ساختہ وہ مسکرا دیئے اور ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

۵۲ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ (مَعَ سُلَیْمٰنَ) لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ پارہ ۱۹۔ سورہ ۲۷۔ رکوع ۳۔

ترجمہ ۔ اے میرے پروردگار تحقیق میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا اور میں اب حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ خدائے رب العالمین پر اسلام لے آئی۔

توضیح ۔ جب ملکہ سبا بلقیس حضرت سلیمان سے ملاقات کیلئے آئیں تو آپ کی طاقت و اقتدار دیکھنے کے بعد اسلام لے آئیں اور اس طرح کا اقرار فرمایا۔

۵۳ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ (اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ) پارہ ۲۰۔ سورہ ۲۸۔ رکوع ۲۔

ترجمہ اے میرے پروردگار میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس تو مجھے بخشدے۔

آئے جہاں لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے وہیں حضرت شعیبؑ کی دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو لئے کھڑی تھیں کہ سب جالیں تو بچا ہوا پانی اپنے جانوروں کو پلالیں۔ حضرت موسیٰؑ نے پانی ڈول بھر کر نکالا اور اُن کے جانوروں کو پلایا۔ اور اس کے بعد انہوں نے اشتہا اور درماندگی کے مدنظر یہ دعا فرمائی۔ چنانچہ حضرت شعیبؑ اپنی ان لڑکیوں کے جلد واپس آجانے کا سبب دریافت کرکے اجنبی موسیٰؑ کو طلب کرتے ہیں اُن کی تواضع ہوتی ہے پھر حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کی ایک لڑکی سے شادی فرماتے ہیں اور مدائن ہی میں بہت عرصہ رہ کر اپنے بزرگ کی خدمت کرتے ہیں۔ وہاں سے مصر کو واپسی کے دَوران میں نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

۵۸ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔

پارہ ۲۰۔ سورہ ۲۹۔ رکوع ۳۔ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو اِن مفسد لوگوں پر نُصرت دے۔

توضیح۔ حضرت لوطؑ نے اپنی قوم کے بُرے افعال سے تنگ آکر یہ دعا فرمائی تھی۔

(۵۹) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ پارہ ۲۳۔ سورہ ۳۷۔ رکوع ۳۔ ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو نیک

۵۵ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ - پارہ ۲۰ سورہ ۲۸ - رکوع ۲ - ترجمہ - اے میرے پروردگار مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے -

توضیح - حضرت موسیٰؑ کے قبطی کو مار ڈالنے کی فرعون کو اطلاع ہوئی درباریوں نے جو پہلے سے ہی آپ کے خلاف تھے آپ سے بدلہ لینے کا مشورہ کرنا شروع کر دیا - اس کی حضرت موسیٰ کو کسی خیر خواہ نے اطلاع کر دی اور آپ شہر سے نکل گئے یہ دعا اسی وقت کی ہے -

۵۶ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ -

پارہ ۲۰ - سورہ ۲۸ - رکوع ۳ - ترجمہ کاش پروردگار میرا دکھلادے مجھ کو سیدھی راہ -

توضیح - حضرت موسیٰؑ نے شہر سے نکل جانے کے بعد مدائن کا رُخ کیا اور یہ دعا فرمائی -

۵۷ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

پارہ ۲۰ - سورہ ۲۸ - رکوع ۳ - ترجمہ - اے میرے پروردگار تحقیق میں اس چیز کے واسطے کہ جو تو میری طرف بھلائی کے ساتھ روانہ فرمائے سخت محتاج ہوں -

توضیح :- حضرت موسیٰؑ مدائن آنے کے بعد ایک باولی کے کنارے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

پارہ ۲۴ - سورہ ۴۰ - رکوع ۱ - ترجمہ - اے ہمارے پروردگار تونے ہر چیز کو رحمت اور علم میں سمالیا - پس ان لوگوں کو معاف فرما دے جنہوں نے شرک و کفر سے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلتے ہیں اور ان کو عذاب جہنم سے بچا - اے ہمارے پروردگار اُن کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا تونے وعدہ کیا ہے داخل کرا اور ان کے ماں باپ بیبیوں اور اولادیں سے جو جنّت کے لائق ہوں ان کو بھی داخل کر۔ تحقیق تو ہی زبردست اور حکمت والا ہے اور ان کو یوم قیامت تکالیف

فرزند عطا کر۔

توضیح۔ حضرت ابراہیمؑ نے کبر سنی میں یہ دعا فرمائی تھی چنانچہ ان کو اولاد صالح کی بشارت ہوئی اور حضرت اسمٰعیل تولد ہوئے۔ پھر حضرت اسحٰق بھی تولد ہوئے۔

۶۰ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ پارہ ۲۳ سورہ ۳۸۔ رکوع ۳۔ ترجمہ اے میرے پروردگار میرا قصور معاف کردے اور آئندہ کے لئے مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد میں کسی کو حاصل نہ ہو۔ تو بڑی دین والا ہے۔

توضیح۔ حضرت سلیمٰنؑ ایک شام اپنے اصطبل کے گھوڑوں کا معائنہ کرتے کرتے نماز عصر نہ پڑھ سکے۔ اس ندامت میں آپ نے ان سب کو ذبح کروادیا۔ ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ آپ کی اسم اعظم کی انگشتری کسی اور کے قبضے میں آگئی اور وہ آپ کی صورت بنا کر حکومت کرنے لگا۔ حضرت اِدھر اُدھر سرگرداں ہوئے آخر پھر سے انگشتری ہاتھ آئی اور حکومت ملی۔ یہ دعا آپ نے اس زمانہ گردش میں فرمائی تھی۔

۶۱ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اسکی ماں بڑی مشقت سے اس کو جنتی ہے۔ چالیس برس کی عمر ہو چکنے پر یہ دعا کرتا ہے۔ اِس طرح عمر کی اس نوبت پر آ چکنے کے بعد نئے سرے سے توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑی توجہ دلی کے ساتھ رجوع کرنے کی ضرورت واضح ہوئی۔

۶۳ (رَبِّ) اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پارہ ۲۷

سورہ ۵۴۔ رکوع ۱۔ ترجمہ اے میرے پروردگار میں درماندہ ہوں پس میرا انتقام لے لے۔

توضیح۔ حضرت نوحؑ نے یہ دعا اپنی قوم کی نافرمانی سے عاجز آکر فرمائی تھی۔

۶۴ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

پارہ ۲۸۔ سورہ ۵۹۔ رکوع۔۱۔ ترجمہ۔ اے پروردگار ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے کہ جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے

سے بچا جس کو تو اس دن کی برائیوں سے بچالے اس پر تو نے بڑی مہربانی فرمائی اور یہی بات ہے بڑی مراد پانا۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو فرشتے حاملانِ عرش ہیں اور اس کے گرد رہتے ہیں وہ اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے اس طرح کی دعا کرتے ہیں

۶۲ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ پارہ ۲۶ ۔ سورہ ۴۶ ۔ رکوع ۲ ۔

ترجمہ اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو نعمت کہ تو نے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو عطا کی اور توفیق دے مجھ کو کہ اعمال صالح کروں جو تو ان کو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی صلاحیت دے تحقیق میں نے تیری طرف توبہ کی اور میں مسلمین سے ہوں۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک

کہ انہوں نے اپنی قوم کو یہ جتلا دیا تھا کہ اُن میں اور حضرت میں کوئی واسطہ نہیں رہے گا، اگر وہ خدائے واحد پر ایمان نہ لائیں اپنے والد سے بھی انہوں نے کہا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار ضرور چاہوں گا۔ زیادہ کا مجھ کو اختیار نہیں۔ اور پھر یہ دعا اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی ہے۔

۶۶ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ پارہ ۲۸ سورۃ ۶۶ رکوع ۲۔ ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہمارے نور کو ہمارے واسطے مکمّل کر دے اور ہماری مغفرت فرما دے۔ بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

توضیح ۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو توبۂ نصوح کرنے کا ارشاد فرماتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے کہ اس طرح ان کی برائیاں دور ہو جائینگی۔ جنّت کے باغوں میں قیام ہوگا اور ان کا نور ان کے داہنے بائیں احاطہ کرے گا اور وہاں ایسی دعا کرتے رہیں گے۔

۶۷ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بے شک شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

توضیح۔ اللہ تعالیٰ مہاجرینؓ انصار کے متعلق فرماتا ہے کہ انصار مہاجرین کو دوست رکھتے ہیں اور ان کو کچھ ملے تو اُس سے دل تنگ نہیں کرتے۔ اور ان لوگوں کے متعلق جو کہ بعد ایمان لائے فرماتا ہے کہ وہ اس طرح کی دعا کرتے ہیں۔

۶۵ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پارہ ۲۸۔ سورہ ۶۰۔ رکوع ۱۔

ترجمہ۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دے بے شبہ آپ زبردست حکمت والے ہیں۔

توضیح۔ اللہ تعالیٰ اس رکوع میں فرماتا ہے کہ رشتے ناطے یوم قیامت کو کام نہیں آئیں گے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کا ذکر فرماتا ہے

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا۔

پارہ ۲۹ سورہ ۷۱، رکوع ۲۔ ترجمہ اے میرے پروردگار کافروں میں سے ایک باشندہ بھی زمین پر مت چھوڑ۔ اگر آپ ان کو چھوڑ دیں گے تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر چھوڑیں گے اور ان کے محض فاجر اور کافر اولاد ہوگی۔ اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے۔ اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے۔

توضیح یہ دعا حضرت نوح نے اپنی قوم کے خلاف فرمائی تھی

۶۹ (قُلْ) اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ پارہ ۳۰۔ سورہ ۱۱۳۔ ترجمہ۔ (کہہ) میں صبح کے

وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

پارہ ۲۸ - سورہ ۶۶ - رکوع ۲ - ترجمہ اے میرے پروردگار بنا میرے لئے نزدیک اپنے بہشت میں گھر اور نجات دے مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے اور نجات دے مجھ کو ظالموں کی قوم سے۔

توضیح - حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تھیں اور دولت ایمان سے مشرف ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ اس رکوع میں حضرت نوحؑ و حضرت لوط کی بیبیوں کا ذکر فرماتا ہے کہ ان کو ہدایت نہ ہوئی اور پھر ان کا مقابلہ حضرت آسیہ اور حضرت مریمؑ سے فرماتا ہے۔ یہ دعا حضرت آسیہ نے فرمائی تھی۔

۶۸ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ○ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ

یہودی نے یہ حرکت کی تھی۔ بہرحال قرآن پاک کی ابتدا میں سورہ فاتحہ۔ اور آخر میں مُعوّذتین اور یہ سورتیں بڑی اثر والی سورتیں ہیں۔ اور بہت اچھی دعائیں ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

بِعَدَدِ مَافِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ

حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ

کُلِّ حَرْفٍ

اَلْفًا اَلْفًا

اٰمِیْن

کتبہٗ شیخ حسین شاہ آبادی علاقہ پائیگاہ خورشید جاہی حیدرآباد دکن

پروردگار (مالک) کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجائے اور گنڈوں کی گرہوں پر پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے کہ جب حسد کرنے لگے۔

۷۰ (قُلْ) اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ پارہ ۳۰ سورۃ ۱۱۴

ترجمہ۔ (کہہ) میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے شیطان کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔

توضیح۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پاک پر رفعِ سحر کے لئے یہ دو سورتیں نازل فرمائی تھیں۔ ایک

قرآنی دعاؤں کا اشاریہ

(ہندسے سے دعا کا نمبر مراد ہے)

مطبوعہ

رزاقی مشین پریس اعظم بلڈنگ حیدرآباد دکن